انتخاب

# پاکستانی گدھے اور امریکی سیاست

خبر ہے کہ امریکہ میں صدارتی انتخاب کی مہم کے لیے پاکستان سے ۲۸ ہزار گدھے امریکہ برآمد کئے جا رہے ہیں۔ واضح رہے کہ ڈیموکریٹس کا انتخابی نشان گدھا ہے۔ گزشتہ برس بھی پاکستان سے ڈیموکریٹک پارٹی نے ۲۵ ہزار گدھے خریدے تھے۔

یہ کتنی عجیب بات ہے کہ ہمارے ہاں کے گدھے امریکہ میں جمہوریت کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ ڈیموکریٹس کے ان سے انتخابی اور سیاسی فوائد اٹھانے کے بعد جب یہ پاکستانی گدھے واپس گھر آتے ہیں تو خرِ عیسیٰ کی طرح گدھے نہیں رہتے بلکہ ملک کے اصیل گھوڑوں پر فضیلت حاصل کرتے ہیں۔ امریکہ کو ہمارے عوام خوامخواہ نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں حالانکہ یہ امریکہ ہی ہے جو ہم سے ''دوستی'' میں اس قدر مخلص ہے کہ ہمارے ''راندہ درگاہ'' گدھوں کا بھی قدردان ہے۔ خبروں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ امریکہ میں پاکستانی گدھوں کی مانگ صرف الیکشن کے موسم ہی میں نہیں ہوتی بلکہ ہر سال ایک مخصوص سیاسی گدھا ریس کے موقع پر بھی ہزاروں کی تعداد میں ہمارے گدھے امریکہ میں مہنگے داموں ایکسپورٹ کئے جاتے ہیں۔ گھر کا ''گدھا'' دال برابر کے مصداق ہمارے ہاں اپنے گدھوں کی ناقدری افسوسناک ہے۔ اب یہ معلوم نہیں کہ قرآن کریم میں جو کہا گیا ہے کہ ''بے شک سب سے مکروہ آواز گدھے کی ہے'' اس سے کونسا گدھا مراد ہے۔ بہرحال گدھوں کا حقارت کی نظر سے دیکھنے کا نوٹس جس سختی سے امریکہ نے لیا ہے' اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ڈیموکریٹس نے اگرچہ پاکستانی گدھوں کو اپنی انتخابی مہم کے لیے بطورِ خاص خریدا ہے۔ تاہم انہیں یہ بھی احتیاط کرنا ہوگی کہ کوئی پاکستانی گدھا انہیں پیار ہی پیار میں دولتی مار کر ہروانہ دے۔ پاکستانی گدھوں کی بات اگر بین الاقوامی سطح پر چل ہی نکلی ہے تو لگے ہاتھوں ہمیں موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اور انصاف کے تقاضے پورا کرتے ہوئے اپنی کھوتیوں کو بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔ پچھلے دنوں کھوتیوں کے ایک مقابلہ حسن میں پاکستانی کھوتیوں کی شرکت حوصلہ افزا ہے' اس سلسلے کو مزید آگے بڑھانا چاہئے۔ امریکہ کی گدھا نوازی کے اس دور میں شیخ سعدیؒ ہوتے تو اپنا مشہور مقولہ یوں بدل دیتے کہ: ''خر باش وصاحب عقل مباش''، اور یوں انہیں بھی امریکہ کا فری ویزہ مل جاتا۔

(نوائے وقت۔ ''سر راہے'' ۱۹ر جولائی ۲۰۰۴ء)